## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۴ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

# جلسہ سالانہ کے مرکزی لنگر نے کل شام سے باقاعدہ کام شروع کردیا

## پہلے وقت ۳۳۸۰ کس کھانا تقسیم ہوا یہ تعداد گزشتہ سال کی نسبت قریباً سوا دوسو کس زیادہ ہے

### آج شام سے دارالرحمت اور دار العلوم کے لنگر خانوں میں بھی کام شروع ہو جائے گا

ربوہ ۲۴ دسمبر۔ محترم سید داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی زیر سرکردگی کل صبح سے جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامی شعبے پوری مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ حرکت میں آچکے ہیں۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے قیام و طعام کے سلسلہ میں عملاً ضروری اقدامات کا آغاز کردیا ہے۔ چنانچہ دار الصدر کے مرکزی لنگر خانہ نے کل مورخہ ۲۳ دسمبر کی شام سے مہمانوں کے لئے کھانے کی تیاری اور تقسیم کا کام شروع کر دیا۔ کل شام اس لنگر سے ۳۳۸۰ کس کا کھانا تقسیم ہوا۔ یہ تعداد گزشتہ سال کی نسبت قریباً سوا دوسو کس زیادہ ہے کیونکہ پچھلے سال ۲۳ دسمبر کی شام کو ۳۱۶۲ کس کھانا تقسیم ہوا تھا۔ دارالرحمت اور دار العلوم کے لنگر خانوں میں بھی آج صبح سے کام شروع ہوگیا ہے۔ ان ہر دو لنگر خانوں سے کھانے کی تقسیم آج شام سے شروع ہو جائے گی۔ نیز پرہیزی کھانے کا لنگر بھی آج شام سے ہی چالو ہو رہا ہے۔ یہ لنگر کوارٹرز تحریک جدید میں دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے بالمقابل کھولا گیا ہے اور سمیع اللہ صاحب سیال ایم اے اس کے انچارج ہیں۔

ہر چند کہ ابھی سپیشل گاڑیاں ربوہ پہونچنی شروع نہیں ہوئی ہیں۔ تاہم بسوں اور ریل گاڑیوں کے ذریعہ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ برابر جاری ہے اور ان کی تعداد میں بفضلہ تعالیٰ برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ مہمانوں کی آمد کے ساتھ ساتھ ربوہ کی رونق روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ہر طرف چہل پہل اور گہما گہمی اور ذوق و شوق کی فراوانی مقامی احباب اور مہمانان کرام سب کے دلوں کو شادکام کر رہی ہے۔ اور سب جلسہ کے آغاز کا بصد اشتیاق انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی عظیم الشان برکات سے فیض یاب ہونے اور اس کے زیر اثر اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرنے اور دینی مہمات میں پہلے سے بھی زیادہ سرگرم عمل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## درخواست دعا

محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب سابق افسر امانت تحریک جدید کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

## ضروری اطلاع

الفضل کا ۲۶ دسمبر کا پرچہ "جلسہ سالانہ نمبر" ہوگا۔ جس کے بعد جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے پرچہ شائع نہ ہو سکے گا۔ جس کے بعد انشاء اللہ ۳۱ دسمبر کو پرچہ شائع ہوگا۔

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں دفتر الفضل

## مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کیلئے تحریک دعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مکرم و محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ کا بڑا اپریشن پیٹ میں رسولی کی وجہ سے ہوا ہے۔ مکرم باجوہ صاحب واقف زندگی اور سلسلہ کے فدائی کارکنوں میں سے ہیں لہذا صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب کی خدمت میں مکرم باجوہ صاحب کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

آمین

۲ عارضی طور پر جلسہ گاہ کے قریب منتقل کی جا رہا ہے۔ جملہ خریدار صاحبان ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو وہاں تشریف لائیں۔ نیز اپنا چٹ نمبر ضرور نوٹ کرکے ہمراہ لائیں۔ (مینیجر الفضل)

## جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کی خدمت میں ضروری تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب جماعت کو اخبار الفضل کے ذریعہ علم ہو چکا ہے کہ فضل عمر ہسپتال کی عمارت کے ضروری حصہ کی تعمیر کے سلسلہ میں ہسپتال پر تقریباً ۳۵ ہزار کا قرض ہو چکا ہے جس کی ادائیگی جلد کرنی ہے۔ اب احباب جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں بکثرت ربوہ تشریف لائیں گے۔ لہذا خاکسار پھر تحریک کرتا ہے کہ وہ خدمت خلق کے اس ادارہ کی عمارت کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں (عطایا صیغہ امانت میں ہسپتال کی مد تعمیر میں جمع کرائے جائیں)۔ اگر جلسہ میں شامل ہونے والے سب دوست ایک روپیہ فی کس بھی اس مد میں جمع کرائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر کا یہ قرض فوری ادا ہو سکتا ہے۔

## گزشتہ شب بجلی کی رو تین مرتبہ بند ہوئی

ربوہ ۲۴ دسمبر۔ کل جلسہ سالانہ کے انتظامی شعبوں کے پوری سرگرمی کے ساتھ بروئے کار آنے کا پہلا دن تھا۔ پہلے ہی روز رات کو بجلی کی رو علی الترتیب پندرہ، دس اور پانچ منٹ کے لئے تین مرتبہ بند ہوئی۔ اس کی وجہ سے لنگر خانہ اور دار الصدر میں کھانے کی تیاری اور تقسیم میں سخت دقت کا سامنا کرنا پڑا نیز دیگر انتظامی شعبے بھی کچھ کم متاثر نہیں ہوئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵۔ دسمبر ۶۳ء

# قائداعظم کی کامیابی کا راز

۲۵۔ دسمبر قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کی پیدائش کا دن ہے اور یہی دن عیسائیوں نے سیدنا حضرت عیسٰے علیہ السلام کی پیدائش کے لئے مقرر کیا ہے۔ اگرچہ تحقیقات کے رو سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ اس دن پیدا نہیں ہوئے تھے تاہم چونکہ یورپ میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے آپ کے شاگردوں نے بہت سی باتیں رومی اور یونانی علم الاصنام سے اپنا لی ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ یسوع مسیح کی پیدائش کا دن بھی اسی طرح اپنایا گیا ہے۔ علم الاصنام کی رو سے ۲۵ر دسمبر سورج دیوتا کی پیدائش کا دن ہے چونکہ اس روز دن بڑا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مظاہر قدرت کے پرستاروں نے سورج دیوتا کی پیدائش کا دن اسی دن کو مقرر کیا ہے جب سورج از سر نو دنیا کے شمالی حصہ پر زیادہ عرصہ کیلئے چمکتا ہے۔

بہرحال خواہ یہ دن فی الواقعہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی پیدائش کا دن ہے یا نہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دن قائداعظم کی پیدائش کا دن ضرور ہے اور پاکستان کے لئے یہ امر قابل فخر ہو سکتا ہے کہ اس کا بڑا انسان بڑے دن کو اس دنیا میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ ایک مسلمان ایسی باتوں کو اگرچہ کوئی وقعت نہیں دیتا تاہم اس اتفاق کا ذکر بیجا نہیں ہے کہ پاکستان کا معمار بھی اسی دن پیدا ہوا جب سورج زمین کے شمالی حصّہ پر دن بدن زیادہ سے زیادہ چمکنا شروع کرتا ہے۔ معمار پاکستان واقعی ایک بڑا انسان تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی ایک عظیم مملکت کی بنیاد رکھنے کے لئے ہی اس کو پیدا کیا تھا۔

برعظیم ہند میں انگریزی عہد کے دوران مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو چکی تھی اور وہ ہر طرح سے روندے جا رہے تھے۔ اگرچہ مسلمانوں پر تمام دنیا میں نکبت کے سائے طویل ہو رہے تھے مگر برصغیر ہند میں انگریزوں کی غلامی کے علاوہ ایک منتقم اکثریت نے ان کو دبانا شروع کر دیا تھا۔ مسلمان نہ صرف اقتصادی لحاظ سے کمزور ہو چکا تھا بلکہ اسمیں کوئی اتحاد نہیں رہا تھا جس سے ان کی کمزوری المضاعف ہو گئی تھی۔ مذہب فرقہ داری کی وجہ سے پراگندہ تھا۔ اور اگرچہ چودھویں صدی کے مجدد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام عین وقت پر یہاں ظہور نہ کرتے تو یقیناً یہاں اسلام کے نام لیوا بھی خال خال ہی رہ جاتے۔ اور ہندوازم اور عیسائیت اپنے رسم و رواج کے عفریتی جبڑوں سے ان کو ضرور چبا ڈالتے۔ سر سید نے مسلمانوں کی تعلیم کی طرف توجہ کی اور ایک حد تک مسلمانوں کی علیحدہ قومیت کا احساس پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے۔ دو قومی نظریہ دراصل سر سید ہی نے پیش کیا اور اس بنیاد پر مسلمانوں کی کسی قدر علیحدہ تنظیم کا آغاز ہوا۔

جب برصغیر ہند کی آزادی کا سوال پیدا ہوا تو مسلمانوں کو یہ تشویش پیدا ہوئی کہ نئے جمہوری خیالات کے مطابق آزاد ہند میں مسلمان محض ایک اقلیت رہ جائیں گے۔ اور ایک منتقم اکثریت کے رحم و کرم پر آ پڑیں گے۔ جو پہلے ہی اپنے دانت دکھا رہی تھی۔

اگرچہ مسلم لیگ کی بنیاد ۱۹۰۶ء میں رکھی گئی تھی مگر وہ ایک جامد جماعت تھی جو مسلمانوں کے سامنے کوئی متعین لائحہ عمل نہ پیش کر سکی چنانچہ جوں جوں آزادی کا زمانہ قریب آتا گیا خود مسلمانوں کا ایک طبقہ تو کانگرسی بن گیا اور ایک بڑی تعداد بالکل بے حس سی بنی رہی۔ ایسی حالت میں اگرچہ مسلمانوں میں جماعت احمدیہ کی مساعی سے کچھ دینی بیداری پیدا ہو چکی تھی مگر سیاسی محاذ بہت کمزور رہا کیونکہ جماعت احمدیہ کے سامنے تو صرف مسلمانوں کی تنظیم دینی لحاظ سے تھی اور اگرچہ یہ فی ذاتہ ایک بڑا مضبوط محاذ ہے مگر طویل المدت ہونے کی وجہ سے عام مسلمانوں کے لئے سیاسی لحاظ سے قابلِ اعتنا نہ بن سکا۔ ایسی حالت میں قائداعظم نے مسلم لیگ کی عنان اپنے ہاتھ میں لی۔ اور اس بے جان جسم میں عمل کی روح پھونکی۔

مسلم لیگ کی کامیابی دراصل قائداعظم کی اس بات پر انحصار رکھتی ہے کہ آپ نے ہر خیال اور ہر مکتب کے مسلمانوں کو ایک سیاسی سٹیج پر جمع کر دیا۔ پاکستان کا تصور اگرچہ آپ کے فکر کا نتیجہ نہیں ہے مگر پاکستان کو معرض وجود میں لانا آپ کا اور صرف آپ کا ہی عظیم کارنامہ ہے۔

آپ کو مسلمانوں کو ایک سٹیج پر متحد کرنے میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ نہ صرف ہندوؤں اور انگریزوں کا ہی مقابلہ کرنا پڑا بلکہ کانگرسی اور طالع آزما مسلمان لیڈروں سے بھی سخت جنگ کرنی پڑی۔ افسوسناک یہ ہے کہ بعض مسلمان خود ساختہ مذہبی لیڈروں نے اسلام کے نام پر مخالفت کی اور آپ کی قیادت کو ضرب لگانے کے لئے ایک لادینی نظریہ اسلام کے نام پر ایجاد کیا جس نے حاکمیت کا لبادہ اوڑھ کر مسلم لیگ کا تانا بانا بکھیرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور آپ کے کام کو نہایت تحقیر آمیز انداز سے مسلمانوں میں نامقبول بنانے کے لئے ہر طرح کا حربہ استعمال کیا۔ ایک جماعت نے تو قائداعظم پر کفر کے فتوے لگائے اور دوسری جماعت نے مسلم لیگ کی جد و جہد کو غیر اسلامی قرار دیا اور اس طرح دشمنانِ پاکستان کے ہاتھ مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ جہاں قائداعظم یہ کوشش کر رہے تھے کہ ہر خیال کا مسلمان ایک سیاسی محاذ پر جمع ہو جائے وہاں ان خود ساختہ مسلمانوں نے مسلمانوں کو پارہ پارہ کرنے کے لئے مذہبی باریکیاں پیدا کر کے پاکستان کے راستہ میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی۔ اس ضمن میں ایک صاحب نے سب سے بڑا پتھر راستہ میں کھڑا کیا۔ آپ نے سیاسی کشمکش کا تیسرا حصہ لکھ کر مسلمانوں میں پھیلا دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی مخالفت میں یہ سب سے زیادہ خطرناک دستاویز ہے جو دیدہ و دانستہ مخالفت پاکستان کے لئے لکھی گئی تھی۔ اس میں مصنف نے یہاں تک کہدیا کہ قومی وطن کے لئے جد و جہد کرنے والے جس جہنم میں چاہیں چلے جائیں وہ اپنے لئے الگ راہ متعین کر چکے ہیں۔

یہ کتابچہ اس لئے بھی بڑا خطرناک تھا کہ اس میں اسلام کے نام پر قومی جد و جہد کو مسدود کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ ایک مسلمان کے لئے خواہ وہ نام کا ہی مسلمان کیوں نہ ہو اس کا مذہب نازک ترین جذبہ ہے۔ اور جب کوئی بات خواہ کتنی بھی غلط ہو اس کو اسلام کے نام پر پیش کی جاتی ہے تو وہ بے اختیار ہو جاتا ہے۔ اس کتابچہ میں مسلمان کے اسی نفسیاتی پہلو کو چھیڑا گیا تھا دوسری طرف دشمنان پاکستان کے ہاتھ میں ایک ایسا حربہ دے دیا گیا تھا جو بھولے بھالے مسلمانوں کو بھٹکا سکتا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ کو یہ منظور نہیں تھا کہ کوئی طالع آزما پاکستان کے راستہ میں رکاوٹ بن سکے چنانچہ ان تمام اندرونی رکاوٹوں کے باوجود قائداعظم مسلمانوں کی اکثریت کو ایک سیاسی محاذ پر جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ آپ نے نہایت دلیری اور جرأت مندی سے ان تمام عناصر کو جو طرح طرح سے حائل ہونا چاہتے تھے اپنے آگے سے ہٹا دیا اور برصغیر کے مسلمانوں کے دلوں میں الگ وطن کی آگ بھڑکا دی اور وہ اس حد تک متحد ہو گئے کہ جب ۱۹۴۶ء میں اس بنیاد پر انتخابات ہوئے تو مسلم لیگ کی کامیاب جد و جہد نمایاں ہو کر سب کے سامنے آ گئی۔

بے شک مسلم لیگ کی یہ کامیابی دانشمندی کے مرہون ہے اور قائداعظم کو یہ کامیابی آپ کے اس نظریہ سے حاصل ہوئی کہ مسلمانوں کی صفوں میں کوئی رخنہ پیدا نہیں ہونا چاہیئے اور تمام فرقہ دارانہ تفرقوں کو سیاسی سطح پر رد کر دینا چاہیئے۔ یہی نظریہ تھا جس نے پاکستان کو ممکن بنایا اور یہی نظریہ ہے جسکی بنا پر آج تک پاکستان قائم چلا آتا ہے۔

افسوس ہے کہ قائداعظم پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد دیر تک زندہ نہ رہے اور آپ کے بعد رخنہ انداز عناصر کو اسلام کے نام پر پھر سر اٹھانے کا موقع مل گیا۔ اور وہ بعض سر برآوردہ مسلم لیگی لیڈروں کی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء کے آغاز میں جو پنجاب میں فسادات ہوئے وہ اسی وجہ سے ہوئے کہ مسلم لیگ احراریوں اور مودودیوں کے فریب میں آ گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلی دفعہ مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کو انتخابات میں سخت شکست ہوئی اور بعد میں مغربی پاکستان میں بھی اس کا تیا پانچا ہو گیا۔

آج صدر مملکت فیلڈ مارشل کی کوشش سے پاکستان پھر استحکام کے راستہ پر گامزن ہو رہا ہے۔ اور مسلم لیگ پھر زندہ ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔ آج پھر وہی باغی عناصر اسلام کے نام پر اس کی مخالفت کر رہے ہیں اس لئے یہ وہی نازک وقت آ گیا ہے جو پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر آیا تھا۔ اس لئے آج پھر وہی نسخہ تیر بہدف ہو سکتا ہے جو قائداعظم نے استعمال کیا تھا۔ آج پھر بعض لوگ اسلام کے نام پر مسلمانوں کا شیرازۂ اتحاد پارہ پارہ کرنے کے لئے نکلے ہوئے ہیں اور یورپ اور امریکہ کی مافیا تنظیم کی طرح منظم ہو رہے ہیں۔ اور اسلامی اصطلاحات میں اشتراکی نظریات کو سمو کر عام مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے آج پھر ضرورت ہے کہ قائداعظم کی طرح جرأت مندانہ قدم اٹھایا جائے تاکہ ان انتشار پیدا کرنے والے عناصر کو اسی طرح شکست فاش ہو جس طرح پہلے ہوئی۔ ایک مسلمانوں کے ملک میں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی بہت بڑا فتنہ ہے۔ یہی وہ فتنہ ہے جس نے

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

# مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام

## اور

## اس کے شاندار نتائج

— از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ —

(۵) جماعت احمدیہ کے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں منظم جدوجہد کو لمبا عرصہ تک مشاہدہ کرنے کے بعد ممباسہ (مشرقی افریقہ) تہذیب مسلم سکول کے پرنسپل جناب شیخ قاسم علوی صاحب جو گزشتہ دنوں اسلامی ممالک کی سیاحت، اور مصر میں چھ سات ماہ تک قیام اور الازہر یونیورسٹی کے اساتذہ اور شیخ محمود شلتوت سے بھی ملاقات کر چکے ہیں، اپنے دورہ کی واپسی کے بعد مشرقی افریقہ میں اپنے بیانات میں انہوں نے احمدی مجاہدین کی تبلیغ اسلام کی جدوجہد کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا

Ninasifu sana
Kazi inayofanywa
na mashiKhe wa
Kipakistani KatiKa
nchi hizi

کہ مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا جو شاندار کام پاکستانی مبلغین کر رہے ہیں۔ میں ان کی تعریف و توصیف کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس پر ایک نامہ نگار نے دریافت کیا کہ آپ مصر اور ازہر یونیورسٹی کا دورہ کر کے آئے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا ازہر کے علماء یہاں کام کے لئے مستعد ہوں گے تو جناب شیخ قاسم علوی نے چھوٹتے ہی کہا

"انہیں بڑی بڑی تنخواہیں چاہئیں۔ بڑی بڑی موٹر کاریں اور بڑے بڑے بنگلے وہ مانگتے ہیں اور ہر قسم کی راحت و آسائش کے طلب گار ہیں"!

اور اپنے بیان کو ختم کرتے ہوئے کہا۔

wapi watawezа Kazi
hii wao

وہ ان علاقوں میں تبلیغ اسلام کا کام کہاں کر سکتے ہیں؟ یہ ان کے بس کی بات نہیں" (مینیزی یا نگو اکتوبر ۱۹۶۳ء)

اور میں خدا کے فضل سے علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ مودودی صاحب کے بس کی بھی یہ بات نہیں۔

### معزز افریقین مسلمانوں کا اعتراف

(۶) آنریبل عبداللہ فونڈی میکرا جو حکومت ٹانگانیکا میں پہلے وزیر انصاف اور وزیر زمین رہ چکے ہیں اور آجکل ایک اہم سرکاری کارپوریشن کے چیئرمین ہیں، ٹانگانیکا پارلیمنٹ کے ممبر ہیں اور اپنے علاقہ کے چیف ابن چیف اور ایک سمجھدار مسلمان نوجوان ہیں۔ گزشتہ ۲۶، ۲۷ برس سے وہ جماعت احمدیہ کی تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں مساعی کو خود دیکھ رہے ہیں۔ اور ان کے نتائج کو محسوس کر رہے ہیں۔ آج سے تین سال قبل انہوں نے احمدیہ مشن مشرقی افریقہ کو ۲۵ سالہ سلور جوبلی کے موقعہ پر مندرجہ ذیل پیغام دیا۔

"مشرقی افریقہ میں احمدیہ جماعت نے گزشتہ پچیس سال سے دو جنگیں لڑی ہیں۔ ایک جنگ عیسائیوں کے ساتھ جو انتہائی دلآزار طریق پر اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام پر تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے اور مبلغین نے جرأت کے ساتھ ان حملوں کا جواب دیا۔ اور ایسا دفاع کیا کہ عیسائیت کو ناقابل عمل اور ناقابل قبول ثابت کر کے پادریوں کے منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے اور حمایت اسلام کا حق ادا کیا۔ دوسری جنگ غیر از جماعت مسلمانوں کے ساتھ جو احمدیوں پر پے درپے کفر کے فتوے لگا کر انہیں اسلام سے خارج قرار دیتے تھے۔ احمدیہ جماعت نے اپنے اخلاق کام اور تبلیغ اسلام کے زبردست کام سے ان پر بالعموم اور مسلمانوں کے سمجھدار طبقہ پر بالخصوص یہ ثابت کر دیا کہ یہ جماعت اسلام کی پیرو اور اسلام کی سچی خدمت گزار ہے۔ میں جماعت احمدیہ اور اس کے متبعین کو گزشتہ پچیس سالہ خدمات اسلامیہ پر مبارکباد دیتا ہوں"!

سواحیلی اور انگریزی کے اخبارات میں یہ بیان آنریبل موصوف کا انہی دنوں چھپ گیا تھا۔ اور آج تک خدا کے فضل سے ان کو جماعت سے خاص انس اور عقیدت ہے۔

(۷) چیف ہارون لگوشا جو انگریزوں کے زمانہ اقتدار میں ٹانگانیکا کونسل کے ڈپٹی سپیکر اور ایسٹ افریقن اسمبلی کے ممبر اور آجکل ایک سرکاری کارپوریشن کے چیئرمین ہیں ایک موقعہ پر فرمایا کہ جماعت احمدیہ اگر مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام انجام نہ دیتی اور زبردست جدوجہد عیسائیوں کی تردید میں نہ کرتی تو اسلام کا نام و نشان یہاں سے مٹ جاتا۔ انگریزوں کے اقتدار میں بے شمار ایسے طریق اختیار کئے جاتے تھے کہ مسلمان چیفس کی اولادوں کو اسلام سے برگشتہ کر دیا جائے۔ لیکن خدا کے فضل سے ان میں سے اکثر و بیشتر کے ساتھ احمدی مبلغین نے ذاتی تعلقات رکھے۔ اسلام کی خوبیوں سے انہیں آگاہ کیا جاتا رہا۔ اور اسلامی لٹریچر و اسلامی رسائل ان کو بھجوائے جاتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں نوجوانوں کو عیسائیت کے دام فریب سے محفوظ کیا گیا بلکہ عیسائیوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جرأت سے بات کرنا اور اپنے مذہب کی برتری ثابت کرنے والے ہو گئے وللہ الحمد

اگر جماعت احمدیہ کا منظم ادارہ تبلیغ اسلام کے کام میں مشرقی افریقہ میں مشغول نہ ہوتا۔ تو یہ اثرات مرتب نہ ہو سکتے تھے۔ اور نہ ہی وہاں کے لیڈر اس قسم کی تعریف و توصیف اور حقائق پر مشتمل شکر گزاری کے جذبات کا اظہار کرتے

(۸) حال ہی میں جنوبی افریقہ کے مشہور شہر جوہنس برگ کے رہنے والے اور علمی شغف رکھنے والے اور اسلام کی تبلیغ کا خاص درد رکھنے والے جناب مسٹر الیس کے جمال نے اپنے تاثرات کا اظہار ایک خط میں کیا ہے۔ جو نیروبی کے انگریزی اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز میں شائع ہوا ہے۔ اس خط میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی جدوجہد کا دل کھول کر قدردانی کے جذبات سے اعتراف کرتے ہوئے واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ

"The spread of Islam in East and west Africa is solely due to the unwavering efforts of the Ahmadies. No Sunni Alam can claim this honour"

"مشرقی اور مغربی افریقہ میں اشاعت اسلام خالصتہً جماعت احمدیہ کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ اور کوئی سنی عالم اس اعزاز کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔" (دی ایسٹ افریقن ٹائمز یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء)

یہ تو اس شخص کی شہادت ہے جو افریقہ میں رہتا ہے جو احمدیہ جماعت کی جدوجہد کو قریب سے دیکھ رہا ہے۔ جو احمدیہ جماعت کے تیار کردہ اسلامی لٹریچر اور اخبارات کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور باوجود احمدی نہ ہونے کے وہ اسلامی اخلاق کا اس بات کو جزو اعظم سمجھتا ہے کہ حق دار کو اس کا حق دیا جائے

(۹) لیکن یہ حقیقت اب اس قدر الم نشرح ہو چکی ہے کہ چھپانے سے نہ چھپ سکتی ہے اور نہ جھٹلانے سے لوگ مودودی صاحب اور ان کے حواریوں کی بات کو تسلیم کر سکتے ہیں چنانچہ پاکستان کا سمجھدار اور شریف طبقہ بھی جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا جو افریقہ میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں انجام دی جا رہی ہیں دل کھول کر اعتراف کر رہا ہے بلکہ اس پر فخر محسوس کرنے لگا ہے۔ چنانچہ اگلے دن کی بات ہے کہ خاکسار مشرقی پاکستان سے واپس آتے ہوئے لاہور میں ایک دن کے لئے ٹھہر گیا۔ دوسرے دن پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں ڈاکٹر خالد غزنوی صاحب کی ایک تقریر تھی۔ جس میں عیسائیوں کی تبلیغی جدوجہد کا تذکرہ تھا۔ بڑی معقول اور متوازن تقریر تھی۔ اس تقریر کا چرچا اخبارات میں بھی ہوا۔ ڈاکٹر خالد غزنوی صاحب نے کھلے لفظوں میں کہا کہ افریقہ میں عیسائیوں کا مقابلہ مسلم مشنری بڑے زور سے کر رہے ہیں۔ اور ان کے بڑے بڑے پادریوں کو ان کو ہم مسلم مبلغین نے شکست دے دی ہے

دنیا میں خدا کے فضل سے شرفاء ابھی تک کمی نہیں۔ باوجود اختلاف عقیدہ وراستی کے حق کی تائید کرنے والے اب بھی موجود۔ مگر حیرت ہے کہ مولوی مودودی صاحب کو اشاعت اسلام کے اتنے وسیع کام کے باوجود یہ نظر نہیں آیا کہ مشرقی افریقہ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا یہ کام ایک منظم ادارہ کر رہا ہے۔ گر وہ یہ لکھتے کہ اگرچہ تبلیغ اسلام کا کام جماعت احمدیہ اپنے محدود ذرائع کے باوجود بڑی محنت سے کر رہی ہے۔ اور تبلیغ جدوجہد میں معروف ہے۔ لیکن ہم ابھی کام کا میدان بہت وسیع ہے۔ دوسرے مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ اس میدان میں اتریں اور کسی تنظیم کے ماتحت پادریوں کا مقابلہ کریں عیسائیت کی تردید کے لئے سعی کریں۔ اور تمام مسلمان تبلیغ اسلام کا فرض ادا کریں تو کس قدر اچھا ہوتا۔ انہوں نے سرے سے ہی انکار کر دیا اور کہہ دیا۔ کہ مشرقی افریقہ میں عیسائی مشنریوں کے سوا کوئی مذہبی ادارہ کام نہیں کر رہا۔ اور اسلام کی تبلیغ کا کام وہاں کسی تنظیم سے نہیں ہو رہا انا للہ وانا الیہ راجعون

اس قدر خلاف حقیقت بات کا کہنا اور کھلی صداقت کی تردید کرنا کیا آفتاب کو جھٹلانا نہیں اور لطف یہ کہ اتنا بھی جو کہا کہ جماعت احمدیہ جو تبلیغ کر رہی ہے۔ وہ اسلام کی نہیں ہے۔ حالانکہ غیر از جماعت مسلمان لیڈر۔ مسلمان نامہ نگار دردمندان اسلام افریقہ میں رہنے والے محقق اور مستشرق تو یہ کہیں کہ جماعت احمدیہ نے جس رنگ میں تبلیغ اسلام کا فرض ادا کیا ہے عیسائیوں کے اس سے منہ بند ہو گئے ہیں۔ اور اسلام کو اس سے عظمت حاصل ہوئی۔ خاندانوں کے خاندانوں کو عیسائیت کے دام تزویر سے نجات دلائی گئی ہے۔ اور حضرت بانیٔ اسلام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ان کے دلوں میں بٹھا دیا گیا۔ اور ایسے نوجوان تیار کئے گئے ہیں جو ہر وقت اسلام کی برتری کے لئے ملک کی مختلف مجالس اور سوسائٹیوں میں کام کر رہے ہیں۔ اور یہاں تک اعتراف کہ اگر یہ جدوجہد جماعت احمدیہ کی طرف سے نہ

ہوتی تو اسلام افریقہ سے مٹ جاتا۔

مگر معلوم ہوتا ہے کہ جناب مولوی مودودی صاحب اور ان کے حواریوں بالخصوص جناب چوہدری غلام محمد صاحب امیر جماعت اسلامی کراچی جنہوں نے یہ لکھا ہے کہ مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام منظم طور پر کسی منظم مذہبی ادارہ کی طرف سے اس وقت تک نہیں کیا گیا اور احمدیوں نے اس قدر کام نہیں کیا جس قدر ہوا باندھ رکھی ہے۔ اور یہ کہ مشرقی افریقہ میں عیسائی مشنریوں کے سوا کسی اور مذہب کا باقاعدہ منظم کام نہیں ہے۔ یہ خلافِ واقعہ کہانی ضرور کسی عملی ضرورت کے پیشِ نظر انہوں نے گھڑی ہے۔ اور اس قسم کی کذب بیانی "جماعت مالجین" کے امیر کے نزدیک وجوب کا حکم رکھتی ہے۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجوب تک کا فتویٰ دیا گیا ہے۔"

(ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۸ء)

اگر فی الواقع عملی زندگی کی کوئی ضرورت نہ ہوتی تو اس قدر خلاف واقعہ کہانی مودودی صاحب اور ان کے حواری بیان نہ کرتے!

## ایک اور عیسائی محقق کی شہادت

اگرچہ مندرجہ بالا قوی شہادتیں مودودی صاحب کے بیان کی تکذیب کے لئے کافی ہیں تاہم آخر میں ایک اور عیسائی محقق کی شہادت پیش کر کے میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

مسٹر ایچ۔ جے۔ فشر کو ۱۹۵۸ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی کی طرف سے مغربی افریقہ بھجوایا گیا مسٹر فشر نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے "احمدیت" کا مضمون لیا تھا۔ خصوصی طور پر مغربی افریقہ میں احمدیت کے نفوذ کے متعلق انہوں نے اپنا مقالہ تیار کرنا تھا۔ تین ماہ سے زائد عرصہ تک وہ مغربی افریقہ میں ٹھہرے۔ سرکاری غیر سرکاری اداروں سے انہوں نے اپنی تحقیق میں امداد لی۔ اب یہ تحقیقی مقالہ کتابی صورت میں چھپ چکا ہے کتاب کے آخری دو صفحوں میں انہوں نے مشرقی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی ان مساعی کا جو تبلیغِ اسلام کے سلسلہ سے تعلق رکھتی ہیں کا بھی خاص طور پر ذکر کیا ہے جماعتِ احمدیہ کے اس مذہبی ادارہ کا جو ایک خاص تنظیم سے مشرقی افریقہ میں کام کر رہا ہے تاریخی لحاظ سے بھی اس کا جائزہ لیا ہے اور بتایا کہ ۱۹۳۴ء سے یہ ادارہ کام کر رہا ہے۔ سب سے پہلا مبلغ اور پھر بودار ٹانگانیکا میں مسجد کی تعمیر۔ اخبارات کی اشاعت۔ سواحیلی ترجمہ القرآن کی تیاری و طباعت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر فشر لکھتے ہیں:۔

"جب کام کی وسعت ہوئی تو مزید مبلغین اسلام جماعت احمدیہ کی طرف سے پہلے مبلغ کی امداد کے لئے بھجوائے گئے ایک مبلغ دوران جنگ میں دوسرے بہت سے مبلغ جنگ کے بعد نیروبی۔ ممباسہ۔ کسمنوں۔ دارالسلام۔ جنجہ میں مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں اور ساتویں مسجد کی تعمیر کا کام کمپالہ میں ہو رہا ہے۔۔۔۔

احمدیوں نے مشرقی افریقہ میں مسلمانوں کی تعلیم کے سلسلہ میں حکومت کو توجہ دلانے کے لئے بہت زبردست جدوجہد کی ہے اور زور دیا کہ وہ مسلمانوں کے لئے سکولوں کا اجراء کرے۔ اور اس مقصد کے پیشِ نظر ۱۹۵۶ء میں ان کی طرف سے ٹرسٹی شپ کونسل میں بھی پروٹسٹنٹ بھجوایا گیا۔"

احمدیہ مشن مشرقی افریقہ کے بعض دیگر علمی اور تبلیغی کاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر فشر نے لکھا ہے کہ:۔

"تصنیف اور ترجمہ کا کام بڑی بیداری سے اس مشن میں کیا جا رہا ہے۔ اور اب افریقن میں سے بھی ایک طبقہ مذہب اسلام کی خاص واقفیت حاصل کر چکا ہے اور آسانی کے ساتھ اپنی زبانوں میں ترجمہ کرنے کی اہلیت ان میں پیدا ہو گئی ہے۔"

### حرفِ آخر

اگر مشرقی افریقہ میں بقول جناب مولوی مودودی صاحب عیسائی مشنریوں کے سوا کوئی مذہبی ادارہ منظم طور پر کام نہیں کر رہا تو یہ سارے کام جن کی تفصیل ڈاکٹر فشر نے اپنی تحقیقات سے پیش کی ہے کس ادارہ نے انجام دئے ہیں؟ اختصاراً پیش نظر ڈاکٹر فشر صاحب کے سارے نوٹ کا میں ترجمہ درج نہیں کر سکا۔ یہ نوٹ اپنی ذات میں اس بات کی کافی شہادت ہے کہ مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا ایک مضبوط۔ بیدار ادارہ ہے جو تالیف و تصنیف۔ تراجم قرآن کریم۔ اخبارات انگریزی۔ سواحیلی۔ لوگنڈا کی اشاعت میں وہاں مشغول ہے۔ مساجد بڑے بڑے شہروں میں اس ادارہ نے تعمیر کرائی ہیں۔ افریقن معلمین تیار کئے ہیں افریقن قیدیوں اور نظر بند لیڈروں میں اس ادارہ نے قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ تقسیم کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ان مضبوط۔ غیر جانبدار شہادتوں کے ہوتے ہوئے جو وقتاً فوقتاً مختلف اخبارات میں بھی چھپتی رہی ہیں مولوی مودودی صاحب اور ان کے حواری یہ بتائیں کہ اگر مشرقی افریقہ میں تبلیغِ اسلام کا کوئی منظم کام کسی منظم ادارہ کی طرف سے نہیں ہو رہا تو یہ سارے کام جن کی اوپر تفصیل دی گئی ہے کس ادارے نے انجام دئے ہیں؟۔ اور یہ زبردست شہادتیں اتنے ذی فہم معززین نے دی ہیں بغیر کسی کام کو محسوس کرنے کے دے دی ہیں؟

فتدبر!

---

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے؟

---

نقد و نظر

## THE CAIRO DEBATE

## (مباحثۂ مصر)

زیر نظر کتاب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور عالم محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ کی مشہور و معروف اور نہایت مقبول تصنیف "مباحثۂ مصر" کے انگریزی ترجمہ پر مشتمل ہے جو آپ ہی کے ایک لائق شاگرد مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا نے کیا ہے اور جس پر محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) نے نظر ثانی فرمائی ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اُس مباحثہ کی روداد پر مشتمل ہے جو ۱۹۳۱ء میں محترم مولوی صاحب موصوف اور عیسائی مشنریوں کے درمیان قاہرہ میں ہوا تھا۔ یہ روداد عیسائی عقائد کی تردید میں نہایت محکم اور پُرزور دلائل پر مشتمل ہے۔ جس طرح اس کا اُردو ایڈیشن بے حد مقبول ہوا تھا ہمیں امید ہے کہ اس کے انگریزی ایڈیشن کو بھی ایسی ہی مقبولیت حاصل ہوگی۔ موجودہ حالات میں جبکہ عیسائیوں نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو پھر تیز کر دیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں بنگالی میں بھی اس کا ترجمہ جلد از جلد شائع ہو جانا چاہیئے۔

کتاب کی ضخامت ۱۸۰ صفحات ہے۔ کاغذ اور ٹائپ بہت عمدہ ہے۔ یہ ایک روپیہ پچیس پیسے فی نسخہ کے حساب سے مکتبہ الفرقان ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

## جلسہ سالانہ پر اطفال کا دفتر اور سٹال

امسال جلسہ سالانہ پر مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا دفتر گول بازار میں لگایا جا رہا ہے (بالمقابل دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ)۔

نیز دفتر کے ساتھ بک سٹال بھی ہوگا جہاں پر قرآن مجید اور ہر قسم کی کتب انگریزی عربی اور اردو مل سکیں گے۔

اطفال سے خاص طور پر اور خدام و انصار سے بھی اپیل ہے کہ وہ اس دفتر اور سٹال کو ضرور دیکھیں اور اپنی ضروری کتب خرید فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

## لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو شہید کروایا تھا جس نے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف قرآن کریم نیزوں سے بندھوائے تھے اور ان الحکم الا للہ کا نعرہ لگوایا تھا۔ آج پھر وہی باغیانہ روح حرکت میں آئی ہے۔ مگر ان شاء اللہ اسلام ہی آخر میں کامیاب ہوگا۔ اور یہ سب بکھیڑے اسی طرح ناکام ہوں گے جس طرح ان کے پہلے ناکام ہوئے تھے اور پاکستان ہی نہیں بلکہ تمام اسلامی دنیا صحیح معنوں میں آزادیٔ ضمیر اور مساوات اسلامی کا گہوارہ بن جائے گی۔

# والدین اپنی اولاد کے ایمانوں کی فکر کریں

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اللہ تعالیٰ نے ہم پر صرف اپنی ذات ہی کی ذمہ داری نہیں ڈالی بلکہ ہماری اولاد کی ذمہ داری بھی ڈالی ہے فرماتا ہے قوا انفسکم و اھلیکم نارا کہ اپنے آپ کو بھی اور اپنے اہل و عیال اور بچوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچانے کی کوشش کرو۔ افسوس ہے کہ بہت سے والدین اس قرآنی حکم کی طرف توجہ نہیں دیتے اور جس طرح اپنی اولاد کی دنیاوی بہتری کے لئے کوشش کرتے رہتے ہیں ان کی دینی حالت اور عاقبت کو درست کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ یہ اپنی اولاد سے ہمدردی نہیں۔ چاہئیے کہ ہر ایماندار اصل فکر اس بات کی کرے کہ اس کی اولاد میں ایمانداری اور تقویٰ پیدا ہو چونکہ ہر احمدی اس قابل نہیں ہوتا یا اس کے پاس وقت نہیں ہوتا کہ اس کی دینی تربیت خود کر سکے۔ اور نہ ہی ہر ایک میں اتنی استطاعت ہوتی ہے کہ وہ استاد رکھ کر اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلا سکے۔ اس لئے مجلس خدام الاحمدیہ نے بچوں کی تربیت کے لئے ایک رسالہ **"تشحیذ الاذہان"** جاری کیا ہوا ہے۔ ہر احمدی جس کے بچے ہیں اس کے لئے لازمی ہے کہ اس رسالہ کو خریدے۔ اگر آپ کے بچے سات سال کی عمر سے یہ رسالہ پڑھنا شروع کر دیں گے تو یقین ہے کہ پندرہ سال کی عمر تک ان میں دینی رنگ آنا پختہ ہو جائے گا کہ دنیاداری کی رو ان کو ایمان سے متزلزل نہیں کر سکے گی۔ پس اس طرف سے غفلت نہ برتیں اس میں آپ کا اور آپ کی اولاد کا بھلا ہے۔

مرزا رفیع احمد ۱۹ ۱۲/۶۳

# کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کا نتیجہ

## انعام کا اعلان جلسہ سالانہ پر مردانہ اور زنانہ سٹیجوں پر ہوگا

نظارت اصلاح و ارشاد نے امسال جماعت ہائے احمدیہ کے امتحان کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" تجویز کی تھی اور ۶ ہر اکتوبر ۱۹۶۳ء امتحان کے لئے تاریخ مقرر کی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں عیسائی عقائد کی تردید اور اسلامی تعلیم کی برتری نہایت دلکش انداز میں بیان فرمائی ہے۔ مغربی پاکستان کی جماعتوں میں سے ۴۱۷ افراد نے شمولیت کی۔ خواتین کا نتیجہ ۱۰ نومبر میں شائع کیا جا چکا ہے۔ مردوں میں سے ۲۶۱ پاس ہوئے اور ان کی تعداد ۱۶۱ تھی۔ مشرقی پاکستان کی جماعتوں سے ابھی اطلاع نہیں آئی۔

(۲) احباب اور خواتین میں سے اول آنے والوں کیلئے نظارت ہذا کی طرف سے انعام کا اعلان کیا گیا تھا یہ انعام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مردوں سے اول دوم اور سوم آنے والوں کو مردانہ سٹیج پر اور خواتین کا انعام خواتین کے سٹیج پر ملے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(۳) مردوں کے امتحان میں اول دوم اور سوم آنے والے حسب ذیل احباب ہیں

اوّل۔ جناب عبدالمجید صاحب ناظم آباد جنوبی کراچی = ۹۸

دوم۔ (۱) آفتاب احمد بسمل مارٹن روڈ کراچی = ۹۵

(۲) عمر ادریس عیسیٰ صاحب کوئٹہ = ۹۵

سوم۔ محمد احمد صاحب مولوی فاضل کوئٹہ = ۹۴

ضروری نوٹ:۔ اگر یہ دوست خود موجود ہوں گے تو ان کو انعام دیا جائے گا۔ بصورت ثانی جماعت کے امیر یا صدر یا جماعت کے کسی نمائندہ کو انعام تقسیم ہوگا۔ ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ



# ام الالسنہ

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی مایہ ناز تحقیقی کتاب

ARABIC The SOURCE OF ALL LANGUAGES.

شائع ہو گئی ہے۔ جلسہ کے ایام میں احباب کے لئے خاص رعایت کی گئی ہے۔ جو احباب ۳۱ دسمبر تک یہ کتاب خرید کریں گے ان کو اصل قیمت ۳۵ روپے کے بجائے صرف دس روپے میں کتاب مل جائیگی۔ اس لئے جو احباب اس کی خریداری میں دلچسپی رکھتے ہوں ان کو چاہئیے کہ وہ جلد تر دفتر ریویو آف ریلیجنز سے کتاب حاصل کر لیں۔

جلسہ کے ایام میں جلسہ کے اوقات کے علاوہ دفتر ریویو جامعہ احمدیہ کی عمارت میں کھلا رہے گا۔ احباب وہاں تشریف لا کر کتاب حاصل کر سکتے ہیں۔

# قرارداد تعزیت

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس محترمہ امام بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ حقیقی محترم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب لیکچرار جامعہ احمدیہ ربوہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ مورخہ ۱۲ دسمبر بروز جمعرات بعمر ساٹھ سال نماز فجر کے وقت وفات پا گئیں تھیں۔ مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۱۹۱۰ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں نہایت عابدہ، زاہدہ، مہمان نواز اور تقویٰ شعار خاتون تھیں۔ باوجود بڑھاپے کے مہمانوں کے لئے بڑی محبت سے اپنے ہاتھ سے کھانا تیار فرماتیں اور خوشی محسوس کرتیں۔ سلسلہ کے لئے ایثار اور قربانی کا جذبہ رکھتی تھیں۔ آپ کی انتہائی خواہش تھی کہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوں چنانچہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایسا ہی کیا۔ مورخہ ۱۳ دسمبر بروز جمعہ آپ کا جنازہ ہزاروں افراد نے پڑھا۔ خاندان مسیح موعود کے متعدد افراد نے کندھا دیا اور اپنی دعاؤں سے آپ کو دفن کیا۔

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے تمام ممبران خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

ہم ہیں ممبران الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

**تریاقِ سل** سل دق کے موذی مرض کا بے نظیر علاج دیگر تمام علاجوں سے ارزاں اور کامیاب دوا۔ قیمت ایک ماہ خوراک دس روپے **دواخانہ خدمتِ خلق** رجسٹرڈ ربوہ

## بشیر جنرل سٹورز گولبازار۔ ربوہ

ربوہ کی مشہور و معروف معیاری دکان

جس میں آپ اپنی ضرورت کی اشیاء۔ منیاری۔ کراکری، ہوزری کنفکشنری کاسمیٹک سٹیشنری، سکول و کالج کی کتب ہر وقت حسب منشاء حاصل کر سکیں گے

بہترین اشیاء، مناسب قیمت اور دیانت داری سے آپ کی خدمت !

ہمارا اصول ہے۔

پروپرائٹر بشیر جنرل سٹور گولبازار۔ ربوہ

عزیز مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تازہ تالیف !

جو

حضرت حاجی الحرمین خلیفۃ المسیح اوّل حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب

رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حالات زندگی اور سیرۃ پر نہایت عمدہ تالیف ہے اور سلسلہ کے لٹریچر میں مفید اور قیمتی اضافہ ہے بلکہ امسال کا خاص تحفہ ہے اور حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رض کا اس تالیف کے لئے پیش لفظ لکھنا اس بات کی ضمانت ہے کہ اس کا مطالعہ جماعت کی روحانیت اور ایمان میں اضافہ کا موجب ہوگا"

(جلال الدین شمس)

## قبر کے عذاب سے بچو مغفرت کارڈ رجسٹرڈ

عبد اللہ الہ دین۔ سکندر آباد دکن

## پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپرس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے ضمن میں کوٹیشن مطلوب ہیں

| نمبر شمار | ٹنڈر نمبر مع مختصر تفصیل اشیاء و مقدار | ٹنڈر فارم کی قیمت (ناقابل واپسی) جس میں ڈاک کا خرچ اور پیکنگ کا خرچ بھی شامل ہے | ڈرائنگ / سپیسیفیکیشن (اگر درکار ہو) درخواست دے کر مندرجہ ذیل قیمت پر دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ | تاریخ اور وقت | تاریخ اور وقت برائے وصولی ٹنڈر | کھلنے کی تاریخ اور وقت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ |
| ۱- | P ۳/۵۲/۴-۶۲ (i) ڈراپ سٹامپ بیلٹنگ ہیئر DROP STAMP BELTING HAIR = ۱۹.۵۰ فٹ (ii) ٹرین لائٹنگ بیلٹنگ برائے ڈائنیمو:- ۶۷۲۵م فٹ | ۱۰/- روپے | ۲/- روپے | ۲۸-۱۲-۶۳ تا ۳-۲-۶۴ | ۴-۲-۶۴ ۸ بجے صبح | ۴-۲-۶۴ ۹ بجے صبح |

۲- ٹنڈر فارم جو ناقابل تبادلہ ہیں جمعہ کے سوا ہر یوم کار کو ۹ بجے صبح اور ۲ بجے دوپہر کے درمیان بادائیگی قیمت مذکورہ بالا دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی چھاؤنی کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں قیمت نقد یا بصورت منی آرڈر ادا کرنی ہوگی ٹنڈر فارم کی یہ قیمت پوسٹل آرڈر، چیک۔ بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس کی صورت میں قبول نہیں کی جائے گی۔

صرف انہی ٹنڈر فارموں پر آئی ہوئی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔

ٹنڈر ان ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولے جائیں گے جو حاضر ہونا چاہیں

۳- کوئی ٹنڈر یا اس کے ضمن میں استفسار بادائیگی دستخط کنندہ ذیل کو اس کے نام پر نہ بھیجیں۔

اے حمید پی آر ایس چیف کنٹرولر آف پرچیز

## مباحثۂ مصر

از قلم محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری

تردید عیسائیت

میں ٹھوس اور مسکت دلائل کا لاجواب مجموعہ

انگریزی ایڈیشن سوا روپیہ

اردو ایڈیشن دس آنے

ملنے کا پتہ

**مکتبہ الفرقان۔ ربوہ**

گولڈن جوبلی

کس کی۔؟

## حب اٹھرا

کی

آج سے جاری ہوئے پچاس سال ہو رہے ہیں اس کی بدولت پیدا ہونے والے بچے آج خود پوتوں والے ہو گئے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے شاگرد حکیم نظام جان صاحب نے ۱۹۱۱ء میں اسے شروع کیا تھا۔

**تریاق کبیر** ہر مرض کا فوری علاج مثلاً ہیضہ، پیٹ درد، زہریلے جانوروں کے کاٹے کا تریاق اس دوا کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے ٹرائل شیشی ۸ر **دواخانہ خدمتِ خلق** رجسٹرڈ ربوہ

تبصرہ

# حیاتِ نور رضؓ

مصنفہ محترم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

۷۶۸ صفحات پر مشتمل یہ ضخیم قیمتی کتاب جو سیدنا حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات پر مشتمل ہے حال ہی میں محترم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے تصنیف فرمائی ہے

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اپنے علم و فضل تقویٰ و طہارت توکل علی اللہ اور اطاعت امام میں ایک خاص شان رکھتے تھے مدت سے یہ ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ آپ کی ایمان افروز سوانح حیات کو مرتب کیا جائے سو محترم شیخ صاحب موصوف نے اس ضرورت کو بڑی عمدگی اور محنت کے ساتھ پورا کر کے جماعت کے لٹریچر میں ایک بیش بہا اضافہ کیا ہے پوری کتاب اوّل سے آخر تک اتنی دلچسپ، دلکش اور ایمان افروز ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔

جماعت کی آئندہ نسلوں کو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے حالات سے واقف کرنے اور ان میں روحانیت توکل قرآن پاک سے گہرا شغف اور اطاعت امام کا صحیح جذبہ پیدا کرنے کے لئے یہ کتاب فی الحقیقت بہت ہی ضروری اور مفید ہے ہم امید کرتے ہیں کہ جیسا کہ اس کتاب کے پیش لفظ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے تحریر فرمایا ہے احباب اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے کی کوشش فرمائیں گے

کتاب عمدہ کتابت و طباعت اور متعدد بیش قیمت تصاویر سے بھی مزین ہے۔ قیمت فی نسخہ مجلد دس روپے ہے۔

---

## جامعہ احمدیہ کی طرف سے خط و کتابت کے ذریعہ تعلیم کا انتظام

احباب جماعت میں عربی، دینیات اور احمدی علم کلام کو مزید ترقی دینے کی غرض سے جامعہ احمدیہ ربوہ کی طرف سے خط و کتابت کے ذریعہ تعلیم دیئے جانے کا پروگرام زیر غور ہے جو احباب اس سلسلہ میں کوئی مفید مشورہ دینا چاہیں وہ معین صورت میں پرنسپل جامعہ احمدیہ کو جلد از جلد بھجوا دیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر زبانی طور پر اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

---

## مبلغ جرمنی مکرم محمود احمد صاحب چیمہ کیلئے دعا کی درخواست

مکرم محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ جرمنی وہاں بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

---

## حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضؓ کی وفات پر

### جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے تعزیت کا اظہار

کراچی: — حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے جنرل سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ کراچی اپنے تار میں فرماتے ہیں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی اندوہناک وفات جماعت کراچی کے لئے شدید صدمہ کا باعث ہوئی ہے اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم کی روح پر اپنے انوار و برکات اور انعامات و افضال کی بارش نازل فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

---



## فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱۳ نومبر ۱۹۶۳ء سے ۱۵ دسمبر ۱۹۶۳ء تک جن احباب کی طرف سے فضل عمر ہسپتال کی تعمیر کے سلسلہ میں رقوم موصول ہوئی ہیں ان کے اسماء ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے۔ دیگر احباب کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ عطیہ جات ارسال فرما کر اس اہم قومی اور رفاہی ادارہ کی تکمیل میں حصہ لیں۔

۱۔ چوہدری افتخار احمد صاحب کراچی ۵/-
۲۔ زکیہ خاتون صاحبہ کراچی ۱۴/-
۳۔ امۃ الحی خالد صاحبہ " ۱۰/-
۴۔ ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی ۳۰/-
۵۔ امۃ الرشید صاحبہ معرفت مولوی محمد تقی صاحب ربوہ ۵/-
۶۔ شمیم اختر صاحبہ بنت جمعدار مختار محمود صاحب راولپنڈی ۵/-
۷۔ بابو عنایت اللہ صاحب کراچی ۲۰/-
۸۔ اہلیہ صاحبہ متقی محمد حسین صاحب " ۱۰/-
۹۔ شریف احمد صاحب وڈ یارڈ کراچی ۵/-
۱۰۔ چوہدری رحمت علی خاں صاحب چاہ بھاگو والہ ضلع ملتان ۴۵/-
۱۱۔ اعجاز احمد صاحب سنت نگر لاہور ۵/-
۱۲۔ بشیر احمد صاحب ظفر از جماعت حیدرآباد ۲۰/-
۱۳۔ حلقہ دہلی گیٹ لاہور ۵/-
۱۴۔ اہل خانہ حکیم ظفر احمد صاحب صدیقی بنگہ گوچھڑ والہ ۵/-
۱۵۔ رانا عطاء اللہ صاحب نیر پور ۵/-
۱۶۔ محمد ضیاء الحق صاحب دھرمپورہ لاہور ۱۰/-
۱۷۔ چوہدری عزیز اللہ صاحب جماعت عارف والہ ۱۵/-
۱۸۔ محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ ۶/-
۱۹۔ چوہدری منور احمد صاحب آف کراچی راولپنڈی ۱۱/-
۲۰۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب اکامیر پارک لاہور ۵/-
۲۱۔ قریشی محمد شفیع صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۵/-

---

## مسجد مبارک میں ایک علمی اجلاس

مورخہ ۲۷ دسمبر بروز جمعہ پونے سات بجے شب مسجد مبارک میں ایک علمی اجلاس منعقد ہوگا جس میں جامعہ احمدیہ کے ملکی اور غیر ملکی طلبہ کے علاوہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد "جماعت اسلامی کا ماضی اور حال" کے موضوع پر خطاب فرما دیں گے۔

(الامین للجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ۔ ربوہ)

---